آیات نمبر 18 تا 21 میں اصحاب کہف کا بقیہ حصہ بیان کیا گیا ہے جب ان لوگوں کو اللہ نے ایک لمبے عرصے کی نیند کے بعد دوبارہ اٹھایا اور انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو کھانے پینے کا سامان لانے کے لیے غار سے باہر بھیجا۔

وَ تَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّ هُمۡ رُقُوۡدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَ كَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے تھے، حالانکہ وہ سو رہے تھے، ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کُتّا غار کے دہانے پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾ اگر تم کہیں جھانک کر انہیں دیکھتے تو خوف سے الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر اس منظر سے دہشت طاری ہو جاتی وَ كَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ ؕ اور جس طرح ہم نے انہیں سلا دیا تھا اسی طرح ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا تا کہ آپس میں پوچھ گچھ کریں قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ چنانچہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ بھلا اس غار میں تم کتنی مدت رہے ہو گے؟ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہیں قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ جبکہ بعض دوسروں نے کہا کہ تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت غار میں رہے ہو فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَ

لِيَتَلَطَّفْ وَ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اب تم اپنے میں سے ایک آدمی کو چاندی کا یہ سکے دے کر شہر بھیجو تا کہ وہ جا کر دیکھے کہ کون سا کھانا حلال و پاکیزہ ہے سو اس پاکیزہ کھانے میں سے کچھ کھانا ہمارے پاس لے آئے اور یہ سب کام خوش اسلوبی اور احتیاط سے کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ بیشک اگر لوگوں کو تمہاری موجودگی کے بارے میں خبر مل گئی تو وہ تمہیں سنگسار کر ڈالیں گے یا زبردستی تمہیں اپنے دین میں واپس لے جائیں گے اور ایسا ہوا تو پھر تمہیں کبھی فلاح نصیب نہ ہو گی وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اس طرح ہم نے اس زمانہ کے لوگوں کو اصحاب کہف کے حالات سے مطلع کر دیا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور قیامت کے آنے میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اس کے بعد اللہ نے دوبارہ ان پر نیند طاری کر دی اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ وہ وقت قابل ذکر ہے جب وہ لوگ اصحاب کہف کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، سو ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کے اوپر ایک عمارت بنا دو، ان کے حالات ان کا رب ہی بہتر جانتا ہے قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ مگر جو

لوگ دوسروں کی رائے پر غالب آگئے انہوں نے کہا کہ ہم تو یہاں ان کے نزدیک ایک مسجد بنائیں گے

آیات نمبر 22 تا 26 میں اصحاب کہف کا بقایا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ یہ ساری تفصیل سن کر بھی یہ لوگ بحث کرنے سے باز نہیں آئیں گے سو ان کو نظر انداز کر دیں۔ اپنے کاموں کے بارے میں انشاء اللہ کہنے کے لئے تاکید۔

سَیَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ کَلۡبُهُمۡ ۚ اب کچھ لوگ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا وَ یَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ کَلۡبُهُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَیۡبِ ۚ اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، یہ سب لوگ بغیر دیکھے محض اندازہ سے باتیں کر رہے ہیں وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمۡ کَلۡبُهُمۡ ؕ اور جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا یَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِیۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ ان کی تعداد کو میرا رب خوب جانتا ہے اور سوائے چند لوگوں کے کوئی ان کی صحیح تعداد نہیں جانتا، سو ان کے متعلق سرسری گفتگو کے علاوہ کسی سے طویل بحث نہ کریں اور نہ ان کے بارے میں کسی سے کچھ دریافت کریں رکوع [۳] وَ لَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ آپ کسی کام کے متعلق یہ کبھی نہ کہیں کہ میں کل یہ ضرور کر دوں گا اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَ اذۡکُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیۡتَ وَ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّهۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ مگر یہ کہ ساتھ یہ بھی کہیں کہ اگر اللہ چاہے گا، اور اگر کبھی "ان شاءاللہ" کہنا بھول جائیں تو جب یاد آ جائے فوراً

اپنے رب کو یاد کریں اور کہیں کہ امید ہے میرا رب اس سے قریب تر بھلائی کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا وَ لَبِثُوۡا فِیۡ کَہۡفِہِمۡ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیۡنَ وَ ازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿۲۵﴾ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب کہف غار میں تین سو نو سال تک رہے قُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَہٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) ! آپ کہہ دیجئے کہ ان کے غار میں رہنے کی مدت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کا تمام علم غیب اسی کے پاس ہے اَبۡصِرۡ بِہٖ وَ اَسۡمِعۡ ؕ وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اُس کے علاوہ لوگوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ ہی وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک کرتا ہے اس قصہ میں منکرین کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اصحاب کہف اسی توحید کے قائل تھے جس کی دعوت یہ قرآن پیش کر رہا ہے۔ اہل ایمان کے لئے پیغام کہ اصحاب کہف کی مشرک قوم کا رویہ منکرین کے رویہ سے مختلف نہ تھا، لیکن اللہ نے ان کی مدد کی اور ان کی قوم کے ظلم سے انہیں بچا دیا۔ جس طرح اللہ نے اصحاب کہف کو ایک مدت دراز تک موت کی نیند سلانے کے بعد پھر اٹھا دیا اسی طرح قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ اٹھا دیا جائے گا۔ ہر شخص کے اعمال کا حساب ہو گا اور اس کی مستقل رہائشگاہ جنت یا جہنم کا فیصلہ کیا جائے گا۔

آیات نمبر 27 تا 31 میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ دنیا کی ہوس میں مبتلا کفار سے بے نیاز ہو کر غریب اور نادار اہل ایمان کی طرف متوجہ رہیں۔ منکرین کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جبکہ اہل ایمان کو جنت کی بشارت۔

وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ۚؕ اے پیغمبر (ﷺ) آپ کے رب کی کتاب میں سے جو کچھ وحی کیا گیا ہے، آپ انہیں پڑھ کر سناتے رہیں لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ‌ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾ اللہ کی کہی ہوئی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا اور نہ آپ اس کے سوا کوئی جائے پناہ پائیں گے وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ اور آپ ان لوگوں کی رفاقت میں خوشی اور اطمینان محسوس کیجئے جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور یہ نہ ہو کہ دنیوی زندگی کی زینت و آرائش کے خیال سے آپ ان سے آنکھیں پھیر لیں وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی کر رہا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے وَ قُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّ مَنۡ شَآءَ فَلۡیَكۡفُرۡ ۙ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ؕ

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ دین حق ہے اور تمہارے رب کی جانب سے آیا ہے، پس
جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے، یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے
آگ تیار کر رکھی ہے، وہ آگ جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی وَ اِنۡ
یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ كَالۡمُهۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡهَ ؕ اور اگر وہ فریاد کریں گے
تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے انکی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح
گرم ہو گا اور ان کے چہرے کو بھون ڈالے گا بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتۡ
مُرۡتَفَقًا ﴿۲۹﴾ کتنی بری پینے کی چیز ہے اور کیا ہی بری آرام گاہ ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ بیشک
جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو وہ جان لیں کہ یقیناً ہم ایسے شخص کا اجر ضائع
نہیں کرتے جو نیک عمل کرتا ہے اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ
تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ایسے ہی نیک لوگوں کے رہنے کے لئے دائمی باغات ہوں گے، ان
کے نیچے نہریں رواں ہوں گی یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ یَلۡبَسُوۡنَ
ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّ اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـِٕیۡنَ فِیۡهَا عَلَی الۡاَرَآئِكِ ؕ
اس جنت میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، وہ باریک ریشم اور اطلس و دیبا
کے سبز کپڑے پہنیں گے، وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے نِعۡمَ
الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ کیا ہی اچھا صلہ انہیں ملا اور کیا ہی عمدہ آرام و
آسائش کی جگہ انہوں نے پائی رکوع [۴]

آیات نمبر 32 تا 44 میں ایک تمثیل کے ذریعہ ایک مومن اور مشرک کی ذہنیت کا فرق اور مشرکین کا انجام واضح کیا گیا ہے۔ مومن ہر نعمت کو اللہ کی عطا تصور کرتا ہے جبکہ مشرک اسے اپنی محنت کا پھل سمجھتا ہے

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے سامنے ان دو لوگوں کی مثال بیان کیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا کئے تھے اور ان باغوں کے چاروں طرف کھجور کے درخت لگا دئے تھے اور ان دونوں کے درمیان قابل کاشت زمین بنائی تھی کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ ان دونوں باغوں میں بکثرت پھل پیدا ہوئے اور ان کی پیداوار میں کوئی کمی نہ رہی اور ہم نے ان دونوں کے درمیان ایک نہر بھی جاری کر دی تھی اور اس کے پاس ان باغوں کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ تب ایک دن اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں تم سے مالدار بھی زیادہ ہوں اور میرا خاندان بھی زیادہ عزت والا ہے وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ اور اسی دوران وہ اپنے باغ میں داخل ہوا لیکن اس حالت میں کہ وہ اس تکبر کی وجہ سے اپنے اوپر ظلم کر رہا تھا قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ اور کہنے لگا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ بھی کبھی برباد ہو سکتا

ہے وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ اور نہ ہی میں یہ گمان کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر مجھے کبھی اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میں یقیناً اس باغ سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَ كَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ یہ سُن کر اس کا ساتھی جو اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہنے لگا کہ کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور پھر تمہیں پورا آدمی بنا کر کھڑا کر دیا

لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ۚ اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتے بھی ہو

فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ۙ تو میرے رب کی شان سے بعید نہیں کہ وہ تمہارے باغ سے بہتر باغ مجھے عطا فرما دے اور تمہارے باغ پر آسمان سے کوئی ایسی آفت نازل کر دے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ یا اس کا پانی زمین میں اتنا گہرا چلا

جائے کہ تم اسے کسی طرح نہ نکال سکو وَ اُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ
عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ
بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ اور پھر ایک دن اس کے باغ کی پیداوار کو عذاب نے گھیر لیا اور وہ
صبح اٹھا تو جو مال باغ لگانے پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور باغ کا یہ حال تھا کہ وہ
اپنے سہارے کی چھتریوں پر گرا ہوا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ کاش میں اپنے رب
کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ اور اللہ کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اس کی مدد
کر سکتی اور نہ وہ خود ہی اس آفت کا مقابلہ کر سکا هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ
خَيۡرٌ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ اس سے ثابت ہوا کہ مدد کا اختیار صرف اللہ ہی کو
حاصل ہے وہی بہتر انعام دینے والا ہے اور اس ہی کے ہاتھ میں بہتر انجام ہے رکوع[۵]

آیات نمبر 45 تا 49 میں ایک تمثیل کے ذریعہ اس دنیا کی بے ثباتی اور روز قیامت کا منظر پیش کیا گیا ہے جب انسان کا اعمال نامہ جس میں ہر چھوٹی بڑی چیز کی مکمل تفصیل موجود ہوگی، اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔

وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ‌ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں کے سامنے دنیا کی زندگی کی حقیقت بیان کیجئے جو ایسی ہے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو اس سے زمین کا سبزہ خوب گھنا ہوگیا پھر سب کچھ سوکھ کر ریزہ ریزہ ہوگیا جسے ہوائیں اڑا کر لے جاتی ہیں کہ یہ زمینی زندگی عارضی ہے اور بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اور اللہ ہر کام کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے اَلۡمَالُ وَ الۡبَنُوۡنَ زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ۚ یہ مال اور اولاد تو صرف دنیاوی زندگی کی رونق ہیں وَ الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ باقی رہنے والی چیز تو صرف اعمال صالحہ ہی ہیں جو آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور انہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ وَتَرَى الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا‌ۚ ﴿۴۷﴾ اور وہ دن قابل ذکر ہے جب ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم دیکھو گے کہ زمین ایک کھلا میدان ہے اور ہم تمام انسانوں کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے وَعُرِضُوۡا

عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ اور سب لوگ آپ کے رب کے حضور صف بستہ پیش کئے جائیں گے لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ؗ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾ اور ان سے کہا جائے گا کہ بیشک تم ہمارے پاس آج اسی طرح آئے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے وعدہ کا کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا فِيۡهِ وَيَقُوۡلُوۡنَ يٰوَيۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً اِلَّاۤ اَحۡصٰىهَا ۚ اور ہر ایک کا اعمال نامہ اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور آپ اس وقت مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس میں درج اپنے اعمال سے خوفزدہ ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بد بختی! اس کتاب نے نہ تو کوئی چھوٹی بات چھوڑی ہے اور نہ بڑی، اس میں ہر بات درج ہے وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظۡلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے لکھا ہوا موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہ کرے گا

رکوع [۶]

آیات نمبر 50 تا 59 میں آدم و ابلیس کے قصہ کے حوالہ سے قریش کو تنبیہ کہ انہوں نے اسی ابلیس کو اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے ۔ جن جھوٹے معبودوں کو یہ لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، روز قیامت وہ انہیں جواب تک نہ دیں گے ۔ قرآن میں ہر قسم کی رہنمائی مہیا کر دی گئی ہے لیکن یہ مشرکین گمراہی میں اتنی دور جاچکے ہیں کہ اب ایمان نہیں لائیں گے ۔ مشرکین کے عذاب کے لئے ایک وقت مقرر ہے ورنہ یہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ ؕ کیونکہ وہ جنات میں سے تھا اس لئے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَ ذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَ ہُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ ؕ تو کیا پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر ایسے نافرمان اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ ظالموں کے لئے شیطان کی دوستی، اللہ کی دوستی کا بہت برا بدل ہے مَاۤ اَشۡہَدۡتُّہُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَا خَلۡقَ اَنۡفُسِہِمۡ ۪ وَ مَا کُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّیۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ میں نے ان کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا وَ یَوۡمَ یَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡہُمۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَہُمۡ وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ اور اس دن اللہ ان سے فرمائے گا کہ اب پکارو ان ہستیوں کو جنہیں تم ہمارا شریک سمجھا کرتے تھے، پس وہ کافر انہیں پکاریں گے مگر وہ کوئی جواب نہ دیں گے،

اور ہم ان کے درمیان ایک آڑ حائل کردیں گے وَ رَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا

اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَ لَمۡ يَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾ اور مجرم لوگ جہنم کی آگ کو

دیکھیں گے اور سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور وہ اس سے بچنے کی کوئی راہ

نہ پائیں گے رکوع [۷] وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِيۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ

وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ شَىۡءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو

ہر طرح کی مثالیں دے کر سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے وَ مَا مَنَعَ

النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰى وَ يَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ

تَاۡتِيَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ ہدایت آجانے کے

بعد لوگوں کے ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے میں کیا چیز مانع

ہے؟ سوائے اس کے کہ وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ پہلے لوگوں جیسا

معاملہ پیش آجائے یا عذاب ان کے سامنے آجائے؟ وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَ مُنۡذِرِيۡنَ ۚ اور ہم تو رسولوں کو صرف جنت کی بشارت دینے

والا اور جہنم کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں رسول کا کام ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے،

وہ ان کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے وَ يُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ

لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَ مَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ اور کافر

چاہتے ہیں کہ اپنی جھوٹی اور بیہودہ باتوں کے ذریعہ حق کو نیچا کر دکھائیں اور ان کافروں

نے میری آیات کو اور وہ عذاب جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے ہنسی مذاق بنا لیا ہے وَ

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ‌ؕ

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جسے اس کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ پھیر لے، اور اپنے ان برے اعمال کو بھول جائے جو اس کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں

اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا‌ ؕ

ان کے اسی رویہ کی وجہ سے ہم نے انکے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے تاکہ وہ اس قرآن کو سمجھ ہی نہ سکیں

وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

اور اگر آپ انہیں راہ راست کی طرف بلائیں بھی تو وہ کبھی اس راہ پر نہیں آئیں گے

وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ‌ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ‌ ؕ

آپ کا رب بڑا ہی بخشنے والا اور بہت رحمت والا ہے، اگر وہ ان کے گناہوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً بھی عذاب بھیج سکتا تھا

بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾

لیکن ان کی سزا کے لئے ایک وقت مقرر ہے، جب وہ وقت آ جائے گا تو یہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے

وَتِلۡكَ الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾

اور یہ وہ بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں کہ جب ان کے رہنے والوں نے ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے بھی ایک وقت متعین کر رکھا تھا [رکوع ۸]

آیات نمبر 60 تا 70 میں موسیٰ علیہ السلام کے ایک سفر کی سرگزشت جو انہوں نے اللہ کی ہدایت کے تحت کیا اور جس میں اللہ کی بعض حکمتیں ان پر آشکار ہوئیں

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤی اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا تھا کہ میں اس وقت تک چلتا رہوں گا جب تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ پھر جب وہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے اور مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنا لیا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ پھر جب وہ وہاں سے آگے نکل گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا کھانا لاؤ، آج کے سفر نے تو ہمیں بہت تھکا دیا ہے

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَی الصَّخۡرَةِ فَاِنِّیۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَ مَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ خادم نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو اس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا، اور شیطان نے مجھے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر آپ سے کرتا

وَ اتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ اس مچھلی نے تو عجیب طریقے سے دریا میں جانے کا راستہ بنا لیا

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہمیں

تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشان پر واپس ہو لئے فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ پس جب وہ وہاں پہنچے تو وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو موجود پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے ایک خاص علم عطا کیا تھا قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس بزرگ سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو رشد وہدایت کا علم آپ کو اللہ کی جانب سے دیا گیا ہے اس میں سے کچھ آپ مجھے بھی سکھا دیں؟ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾ انہوں نے کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر کبھی صبر نہ کر سکو گے وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ اور جس چیز کی حقیقت کا تمہیں علم نہ ہو آخر تم اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہو قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰٓى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ اس بزرگ نے کہا کہ اچھا اگر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے تو شرط یہ ہے کہ مجھ سے اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک میں خود اس کی بابت تم سے ذکر نہ کروں رکوع [۹]

آیات نمبر 71 تا 82 میں موسیٰ علیہ السلام کے سفر کی سرگزشت کا بقایا حصہ جو انہوں نے اللہ کی ہدایت کے تحت کیا اور جس میں اللہ کی بعض حکمتیں ان پر آشکار ہوئیں

فَانۡطَلَقَا ٞ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ پھر وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک جگہ پہنچ کر ایک کشتی میں سوار ہوگئے تو اس بزرگ نے کشتی میں شگاف ڈال دیا قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا کہ کیا آپ نے اس لئے سوراخ کر دیا کہ تمام کشتی والوں کو ڈبو دیں، بے شک آپ نے بہت ہی خطرناک کام کیا ہے قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس غلطی پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں آپ اتنی سختی سے کام نہ لیں فَانۡطَلَقَا ٞ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ پھر وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں راستہ میں ایک لڑکا ملا تو اس بزرگ نے اسے قتل کر ڈالا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص کے قتل کر دیا لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾ بیشک آپ نے بڑا ہی سخت کام کیا ہے

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس واقعہ کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، یقیناً آپ بہت دفعہ میرا عذر قبول کر چکے ہیں

فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ٍاۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ وہ دونوں ایک دفعہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک بستی میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا مگر اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا، کہ اچانک انہیں اس بستی میں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو اس بزرگ نے اسے مرمت کر کے پھر از سر نو کھڑا کر دیا

قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس کام کی کچھ اجرت ہی وصول کر لیتے

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ۚ اس بزرگ نے کہا کہ بس میرا اور تمہارا ساتھ اب ختم ہو گیا

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین رہا تھا

وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا ﴿۸۰﴾

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مومن تھے لیکن ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ بڑا ہو کر ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کر دے فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾ اس لئے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسی اولاد عطا فرمائے جو دینداری اور صلہ رحمی میں اس لڑکے سے بہتر ہو وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَ كَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا‌ ۚ اور جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اور ان لڑکوں کا مرحوم باپ ایک صالح آدمی تھا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ‌ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ سو تمہارے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور تمہارے رب کی رحمت سے وہ اپنا خزانہ خود ہی نکالیں وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ‌ ط اور ان میں سے کوئی بھی کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۸۲﴾ یہ ہے اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر تم صبر نہ کر سکے رکوع[۱۰] یہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک تربیتی سفر کی سرگزشت ہے۔ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت انہوں نے اس لئے کیا کہ ایک بندہ خاص کے ذریعہ وہ اس کائنات کے اس رمز سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں کہ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب ارادہ الٰہی کے تحت ہوتا ہے اور سر تا سر اس کی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس دنیا میں بظاہر سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈھیل ملتی ہے جبکہ اہل حق مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں لیکن یہ سب کچھ اللہ کی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے

آیات نمبر 83 تا 91 میں قریش کے ذریعہ کئے گئے یہود کے ایک سوال کا جواب جس میں ذوالقرنین کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات میں اس کے پہلے اور دوسرے سفر کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنۡ ذِی الۡقَرۡنَیۡنِ ؕ اور اے پیغمبر (ﷺ)! یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ مِّنۡہُ ذِکۡرًا ﴿ؕ۸۳﴾ آپ فرما دیجئے کہ میں اس کے کچھ حالات تمہیں سناتا ہوں یہ سوال بھی قریش نے یہود کے اشارہ پر رسول اللہ (ﷺ) سے کیا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں کہ ذوالقرنین کون تھا، قرآن اس کے جواب میں ان کے صحیح حالات بیان کرتا ہے اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الۡاَرۡضِ وَ اٰتَیۡنٰہُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ سَبَبًا ﴿ۙ۸۴﴾ فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ بیشک ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا تھا اور اسے ہر قسم کا ضروری ساز و سامان دے رکھا تھا، سو اس نے تیاری کی اور ایک سفر پر روانہ ہوا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَۃٍ وَّ وَجَدَ عِنۡدَہَا قَوۡمًا ۬ؕ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک راستہ پر چلتے چلتے اس کی آخری حد تک پہنچ گیا، جہاں اسے سورج ایک سیاہ پانی کے چشمے میں ڈوبتا دکھائی دیا، وہاں اس نے ایک قوم کو آباد پایا قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡہِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾ ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! تمہیں اختیار ہے خواہ ان کو سزا دو یا ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُہٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّہٖ فَیُعَذِّبُہٗ

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ ذوالقرنین نے کہا کہ ان میں سے جو شخص کفر و فسق کرے گا اسے ہم ضرور سزا دیں گے پھر جب وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اور بھی سخت سزا دے گا وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ اور جو شخص ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لئے آخرت میں اچھا بدلہ ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کریں گے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ پھر اس نے دوبارہ تیاری کی اور ایک دوسرے سفر پر چل نکلا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ یہاں تک کے سورج طلوع ہونے کی سمت میں ایک راستہ پر چلتے چلتے اس کی انتہائی حد تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے سورج سے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہ رکھا تھا كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ان کی حالت کچھ ایسی ہی تھی، اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا اس کے بارے میں ہمیں پورا علم ہے

آیات نمبر 92 تا 101 میں قریش کے ذریعہ کئے گئے یہود کے ایک سوال کا جواب جس میں ذوالقرنین کے اگلے سفر کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور آخر میں پھر ذوالقرنین کی زبانی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کہ جب اللہ کے وعدہ کا وقت آئے گا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو ہر چیز درہم برہم ہو جائے گی اور کفار کو جہنم اپنے سامنے نظر آئے گی

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ اس نے ایک دفعہ پھر تیاری کی اور ایک نئے سفر پر چل نکلا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا یَکَادُوۡنَ یَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾ یہاں تک کہ چلتے چلتے جب دو پہاڑوں کے درمیان جا پہنچا تو ان کے پاس اسے ایک ایسی قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَ مَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَهَلۡ نَجۡعَلُ لَکَ خَرۡجًا عَلٰۤی اَنۡ تَجۡعَلَ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَهُمۡ سَدًّا ﴿۹۴﴾ ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج ہماری سرزمین میں آکر بڑا افساد مچاتے ہیں، تو کیا ہم تیرے لئے کچھ خراج مقرر کر دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دے قَالَ مَا مَکَّنِّیۡ فِیۡهِ رَبِّیۡ خَیۡرٌ فَاَعِیۡنُوۡنِیۡ بِقُوَّۃٍ اَجۡعَلۡ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَهُمۡ رَدۡمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ ذوالقرنین نے کہا کہ میرے رب نے جس مال پر مجھے اختیار دے رکھا ہے وہ بہت بہتر ہے، ہاں اگر تم میری مدد کرنا چاہتے ہو تو تم افرادی طاقت سے مدد کرو، میں تمہارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک مضبوط دیوار کھڑی کر دوں گا اور کہا کہ مجھے لوہے کی چادریں لا دو حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ جب لوہے کی چادروں کو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان رکھ کر خالی جگہ کو پر کر دیا گیا تو اس نے کہا کہ اب آگ دہکاؤ حَتّٰۤی اِذَا

جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ﴿۹۶﴾ جب لوہے کی چادریں گرم ہو کر سرخ ہو گئیں تو اس نے کہا کہ پگھلا ہوا تانبہ لاؤ تاکہ میں ان لوہے کی گرم چادروں پر ڈال دوں فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ چنانچہ یاجوج ماجوج نہ تو اس مضبوط دیوار پر چڑھ سکتے تھے نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ سب میرے رب کی رحمت کی وجہ سے ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ اور جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو گرا کر زمین کے برابر کر دے گا وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ﴿۹۸﴾ اور میرے رب کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ﴿۹۹﴾ اور ہم اس وقت ان سب کو آزاد کر دیں گے اور وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھس جائیں گے پھر صور پھونکا جائے گا اور ہم سب کو میدان حشر میں جمع کر لیں گے وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾ اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے اِلَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ۧ﴿۱۰۱﴾ وہ کافر جن کی آنکھوں پر میرے ذکر سے غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا اور نہ ہی وہ کچھ سننے کو تیار تھے رکوع [11]

اس قصہ میں یہ پیغام مضمر ہے کہ ذوالقرنین ایک بندہ مومن تھا جس کا یہ حال تھا کہ مشرق و مغرب فتح کر لینے کے بعد بھی وہ ہر کامیابی کو اللہ کا انعام سمجھتا اور ہر قدم اس کی مرضی کے مطابق اٹھاتا تھا

آیات نمبر 102 تا 110 میں کفار کو تنبیہ کہ روز قیامت کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ روز قیامت وہ لوگ خسارے میں رہیں گے جنہوں نے اپنی تمام تر توجہ اس دنیا کی زندگی ہی پر مرکوز کر دی ہے اور سمجھتے ہیں کہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ان کے تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے اور ان میں کچھ وزن نہ ہو گا۔ اس کے بر عکس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے، وہ فردوس کے باغات میں ہوں گے۔ اللہ کے کلمات کی مقدار لا محدود ہے ان سب کو لکھنا ممکن نہیں۔ تم سب کا معبود بس ایک اللہ ہی ہے، جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ کیا اب بھی کافروں کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنا لیں گے اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ بیشک ہم نے کافروں کی مہمان نوازی کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بڑے خسارے میں ہیں؟ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو ساری زندگی اس دنیا کے ہی لئے جدوجہد کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم کوئی بھلا اور اچھا کام کر رہے ہیں اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں اور آخر ایک دن اس کے سامنے پیش ہونے کا انکار کرتے رہے، سو ان کے تمام اعمال اکارت ہو گئے اور روز قیامت ہمارے نزدیک ان کے اعمال کا کوئی وزن نہ ہو گا ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا

كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اب یہ جہنم ہی ان کی جزا ہے، کیونکہ وہ کفر کرتے رہے اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑاتے رہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کیئے ان کی مہمان نوازی کے لئے فردوس کے باغات ہوں گے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ ان باغات میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کسی اور جگہ جانا پسند نہ کریں گے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے سمندر کا پانی سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کے کلمات ختم نہ ہوں گے خواہ ہم ایک سمندر کے برابر مزید سیاہی لے آئیں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگرچہ میں بھی تمہارے ہی جیسا انسان ہوں، لیکن فرق یہ ہے کہ اللہ نے میری طرف وحی بھیجی ہے، کہ تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی معبود ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے رکوع [۱۲]

19:سورۃ مریم

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	شمار آیات	پارہ شمار	نام پارہ
19	سُوۡرَۃُ مَرۡیَم	مکی	6	44	16	قَالَ اَلَمۡ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 15 میں ذکریا علیہ السلام کی بیٹے کے لئے دعا، ان کے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اللہ کی طرف سے بیٹے کی خوشخبری اور یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کے واقعات ۔ ان واقعات میں نصاریٰ کے لئے یہ پیغام مضمر ہے کہ یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش بھی معجزہ ہی تھی لیکن انہوں نے کبھی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ کاف، ہا، یا، عین، صاد (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں) ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ آپ کے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی تھی اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ جب کہ اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ زکریا علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں بڑھاپے سے ضعیف ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا ہے اور اے میرے رب! میں تجھ سے دعا کرکے کبھی محروم نہیں رہا وَ اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ

لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ﴿۵﴾ مجھے اپنے بعد اپنے قرابت داروں سے اندیشہ ہے اور میری
بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ
اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی
اور اے میرے رب اس کو اپنا پسندیدہ اور مقبول بندہ بنا لے يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا
نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلْ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ جواب دیا
گیا کہ اے زکریا! ہم تمہیں ایک ایسے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰؑ ہو گا،
اس سے پہلے ہم نے کسی کو اس کا ہم نام نہیں بنایا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّ
كَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾ زکریا علیہ السلام نے
عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا جب کہ میری بیوی بانجھ
ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں؟ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ
هَيِّنٌ وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـئًا ﴿۹﴾ فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا، تمہارا
رب کہتا ہے کہ یہ بات میرے لئے بہت آسان ہے اور اس سے پہلے ہم تمہیں پیدا کر
چکے ہیں حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّىۡۤ اٰيَةً ؕ زکریا علیہ السلام نے
عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے قَالَ اٰيَتُكَ
اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فرمایا کہ تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ
مکمل صحتمند ہونے کے باوجود تم مسلسل تین رات دن لوگوں سے بات نہ کر سکو گے
فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّ

عَشِیًّا ﴿۱۱﴾ پھر زکریا علیہ السلام اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں اشارے سے سمجھایا کہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ ؕ پھر وہ وقت آیا کہ ہم نے کہا کہ اے یحیی! کتاب یعنی تورات پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ﴿۱۲﴾ ہم نے یحیٰی کو بچپن ہی میں کتاب و حکمت کی سمجھ عطا فرمادی تھی وَّ حَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ زَکٰوۃً ؕ وَ کَانَ تَقِیًّا ﴿۱۳﴾ اور ہم نے اپنی خاص رحمت سے اسے دل کی نرمی اور نفس کی پاکیزگی عطا کی تھی اور وہ بہت ہی پرہیزگار تھا وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیۡہِ وَ لَمۡ یَکُنۡ جَبَّارًا عَصِیًّا ﴿۱۴﴾ وہ ماں باپ کا بڑا خدمت گزار تھا اور سرکش اور نافرمان نہیں تھا وَ سَلٰمٌ عَلَیۡہِ یَوۡمَ وُلِدَ وَ یَوۡمَ یَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ یُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۱۵﴾ اس پر سلامتی اور رحمت ہے جس دن وہ پیدا ہوا، جس دن اس نے وفات پائی اور جس دن وہ زندہ کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا [رکوع ۱]